احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 16 نومبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 16 نومبر 2013ء 11 محرم 1435 ہجری 16 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 259

اول درجہ پر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

خدا کے رسول ؐ امی پر درود وسلام ہو جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو سب سے اول یہی دو نام پیش ہوئے تھے۔ کیونکہ اس دنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علّتِ غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اول درجہ پر ہیں۔

(نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد:14 صفحہ:3)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

آپؐ کوئی بڑا کام بغیر اذنِ الٰہی کے نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کے حالات میں لکھا جا چکا ہے کہ باوجود مکہ کے لوگوں کے شدید ظلموں کے آپؐ نے مکہ اُس وقت تک نہ چھوڑا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر وحی نازل نہ ہوئی اور وحی کے ذریعہ سے آپ کو مکہ چھوڑنے کا حکم نہ دیا گیا۔ اہل مکہ کے ظلموں کی شدت کو دیکھ کر آپ نے جب صحابہؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دی اور انہوں نے آپ سے خواہش ظاہر کی کہ آپ بھی ان کے ساتھ چلیں، تو آپ نے فرمایا مجھے ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ملا۔ ظلم اور تکلیف کے وقت جب لوگ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے اِرد گرد اکٹھا کر لیتے ہیں آپ نے اپنی جماعت کو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے جانے کی ہدایت کی اور خود اکیلے مکہ میں رہ گئے، اس لئے کہ آپ کے خدا نے آپ کو ابھی ہجرت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

خدا کا کلام آپ سنتے تو بے اختیار ہو کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ خصوصاً وہ آیات جن میں آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن شریف کی کچھ آیات پڑھ کر مجھے سناؤ۔ میں نے اس کے جواب میں کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے میں آپ کو کیا سناؤں؟ آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے لوگوں سے بھی قرآن پڑھوا کر سنوں۔ اِس پر میں نے سورۃ نساء پڑھ کے سنانی شروع کی۔ جب پڑھتے پڑھتے میں اِس آیت پر پہنچا کہ...... (النساء: 42) یعنی اُس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر قوم میں سے اس کے نبی کو اس کی قوم کے سامنے کھڑا کر کے اس قوم کا حساب لیں گے اور تجھ کو بھی تیری قوم کے سامنے کھڑا کر کے اس کا حساب لیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بس کرو۔ بس کرو'' میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب البکاء عند قراءۃ القرآن)

نماز کی پابندی کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ سخت بیماری کی حالت میں بھی جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے گھر میں نماز پڑھ لینے اور لیٹ کر پڑھ لینے تک کی اجازت بھی ہوتی ہے آپ سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھانے کیلئے آتے۔ ایک دن آپ نماز کے لئے نہ آسکے تو حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ لیکن اتنے میں طبیعت میں کچھ سہولت معلوم ہوئی تو فوراً دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف چل دیئے مگر کمزوری کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ چلنے میں آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے۔

نعمت کا شکر کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔''

(خطبات نور صفحہ 131)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

(9)

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

مکرم لقمان احمد کشور صاحب

اردو زبان کے ادوار اور فضیلت

جب ہم علم لسانیات کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات خوب عیاں ہوتی ہے کہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے میل جول سے ایک نئی زبان وجود میں آتی ہے۔ اور اختلاط کا یہ سلسلہ صدیوں تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

یہی نظریہ اس دور کی عالمگیر زبان اور لینگو افرنکا انگریزی میں ثابت ہوتا ہے۔ کہاں سے یہ زبان چلی اور کہاں آکر ٹھہری اور ایک عالمی حیثیت اختیار کر گئی اور یہ زمانے کی ضرورت ہی تھی جس نے اس کو اس مقام پر لا کھڑا کیا۔

ہماری قومی زبان اردو نے بھی موجودہ دور تک پہنچتے پہنچتے بہت سے ادوار دیکھے۔ ایک خاص خطے میں بولی جانے والی یہ زبان جو کئی دوسری زبانوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے سفر پر نکلی، خدا نے اس پر اپنا فضل کیا، اس کو زمانے کے امام کی زبان ہونے کا شرف بخشا اور ہمیشہ زندہ رہنے والی اور عالمگیر حیثیت اختیار کرنے کی خوشخبری دے دی۔ جہاں جہاں خدا کے اس مسیح موعود کی آواز خدائے واحد کی توحید کو بیان کرنے کے لئے پہنچے گی یہ زبان بھی وہاں پہنچے گی اور جو بھی مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا کی توحید پر ایمان لائے گا اس زبان کا مرہون منت ٹھہرے گا کہ وہ اس امام کا پیغام اس کی اپنی زبان میں سنے، پڑھے اور سمجھے۔ MTA پر نشر ہونے والی اردو کلاس اس کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں خلفائے مسیح موعود کی ذاتی شفقت اور رہنمائی شامل ہے۔ جہاں ہر رنگ و نسل کے طلباء یہ زبان سیکھ رہے ہوتے ہیں۔

اردو زبان، اس دور کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ اپنے اندر عربی، فارسی اور ہندی کو سموئے ہوئے ہے۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں آریہ قوم 1500 ق م میں آکر آباد ہوئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ قوم پھیلتی گئی اور ان کی زبان میں بھی فرق آتا گیا اور آخر ان کو ایک ایسی زبان کی ضرورت پڑی جو منظّم اور ٹکسالی حیثیت رکھتی ہو۔ لہٰذا اس ضرورت کے تحت سنسکرت وجود میں آئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس زبان کو عروج ملا مگر ساتھ ہی اس کو دو اہم نقصان بھی اٹھانے پڑے۔

(i) اس زبان میں اتنی ادبیت آگئی کہ عوام نے اس کے استعمال سے گریز کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ زبان صرف ایک خاص طبقہ کی زبان ہو کر رہ گئی۔

دوسرا یہ کہ گوتم بدھ اور مہابیر سوامی والوں نے بھی اس زبان کی بجائے مقامی زبانوں میں مذہب کی ترویج و اشاعت کی۔ نتیجتاً عوام میں ان کی مقبولیت زیادہ ہوگئی۔ اب تو سنسکرت صرف ایک خاص طبقہ تک محدود ہو کر رہ گئی۔

عوام نے تو ہمیشہ سے ہی ایک مخلوط زبان رکھی جو تھوڑے فرق کے ساتھ مختلف خطوں میں مقامی زبانوں کے طور پر رائج ہوگئیں اور برابر چلتی رہیں جن کو پراکرت کے نام سے تاریخ میں جانا جاتا ہے۔ ان پراکرتوں میں سے ایک ادبی شکل پالی تھی جس کا ذکر اشوک کی لاٹوں میں یا پھر بدھ یا جین مت والوں کی مذہبی کتابوں میں نظر آتا ہے۔

مذہب اور انسان کا رشتہ ہمیشہ سے ہی بڑا قریب کا رہا ہے۔ مذہب نے زبانوں کی ترویج میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ علماء، صوفیاء اور واعظین نے ہر زبان میں نئے الفاظ کا اضافہ اور اس کا استعمال اس طرح کیا کہ آخر وہ زبان کا ہی حصہ بن کر رہ گئے۔

انگریزی زبان کی تاریخ میں بھی یہ بات نمایاں ہے کہ عیسائی مبلغین نے اس زبان کی ترویج اور اشاعت کے لئے بہت کام کیا۔ اس زبان کے بولنے والوں پر سخت سے سخت حالات آئے مگر اس کو زندہ رکھا گیا۔ دوسری زبانوں کے الفاظ کا ذخیرہ اس میں شامل ہوا اور ان کے استعمال نے ان کو زبان کا حصہ بنا دیا۔ اردو زبان نے بھی یہ تدریجی دور خوب دیکھا۔

جن پراکرتوں کا اوپر ذکر آیا ہے ان کے متعلق یہ بھی یاد رہے کہ بعض ایسی پراکرتیں جو سنسکرت کی طرح ادبی حیثیت اختیار کر جاتیں عوام ان کو متروک کر کے پھر آپس میں ملی جلی زبان کو ایک خاص انداز سے پیش کر کے ایک نئی زبان اختیار کر لیتے جس میں وہ اپنا مفہوم آسانی سے ادا کر سکتے تھے۔ اس میں سے ایک ذکر اپ بھرنش کا ہے۔ اہل زبان نے اس کو حقارت سے دیکھا اور اسی لیے اس زبان کو اپ بھرنش کا نام دے دیا گیا یعنی بگڑی زبان۔

اپ بھرنش کے وجود کے بعد راجپوتوں کے سیاسی اقتدار کے زیر اثر گجرات، راجپوتانہ اور دو آبہ کی بولیاں جب اس سے مل جل گئیں تو اس کو اتنا فروغ ملا کہ 500ء سے 1000ء تک دو آبہ کی شور سینی اپ بھرنش تمام شمالی ہندوستان کی ادبی زبان بن گئی۔ جو موجودہ اردو یا کھڑی بولی کا سبب بنی۔ پھر مغربی ہندی جو دہلی، میرٹھ اور اس کے گردونواح کی اپ بھرنش کا نتیجہ تھی، کا وجود ہوا جو مسلمانوں کی آمد سے پہلے پنجاب میں رائج تھی۔

712ء میں محمد بن قاسم کے ساتھ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے عربی، فارسی کے الفاظ ہندوستان کی زبانوں میں اور عربی اور فارسی میں ہندوستانی زبانوں کے الفاظ بڑی تیزی سے بڑھتے گئے۔ امیر خسرو اور خواجہ مسعود سعد سلمان (1125ء وفات) کی شاعری اس بات پر گواہی دیتی ہے۔

قطب الدین ایبک نے جب دہلی کو دارالسلطنت بنایا تو یہاں لاہوری کی بجائے دہلوی زبان تھی جو کئی زبانوں سے متاثر ہو کر اپنی ایک انفرادیت مسلمانوں سے قبل راجپوتی عہد میں قائم کر چکی تھی۔ یہی وہ زبان تھی جس کی بنیاد پر اردو کا وجود قائم ہوا جو زیادہ تر اپ بھرنش کا اثر لیے ہوئے تھی۔

پنجاب سے مسلمان فارسی آمیز پنجابی بولتے ہوئے دہلی آئے مگر یہاں برج بھاشا کی نسبت کھڑی بولی اور ہریانی صوتیات اور صرف و نحو کو پنجابی سے ملتا جلتا پایا اور جلد اس کو سیکھ گئے۔ شاہ جہان کے دور میں آگرہ والوں کا اثر ہونے کی وجہ سے لب و لہجہ میں فرق آگیا اور بدّل، لٹّا، گڈّی کی بجائے بادل، لوٹا، اور گاڑی کہنے لگے۔

فوجیوں نے بھی زبان دانی میں بڑا حصہ ڈالا۔ فوج میں اس وقت کھڑی بولی کا اثر زیادہ رہا۔ کیونکہ وہ انبالہ، کرنال، حصار اور دہلی کے جنوب سے بھرتی ہوتے تھے۔ جہاں وہ جاتے تھے یہ زبان لے جاتے۔ دہلی کی مرکزیت سارے ہندوستان پر چھا رہی تھی اس لئے لوگ اس کی زبان کو بھی اہمیت دینے لگے اور جلد سیکھتے تھے۔

ان تمام ادوار سے گزرتے ہوئے یہ کھڑی بولی جو اردو کی بنیاد بنی، ترقی کرتی رہی اور بابر کے ھندوستان آنے پر یہ ایک زبان کی صورت اختیار کر چکی تھی۔

یہ زبان بابر اور ہمایوں کے دور میں آگے بڑھی مگر اکبر کے دور میں اس کی ترقی کو صدمہ ہوا۔ کیونکہ بعض وجوہات کی بناء پر اس کو آگرہ کو آگے رکھنا پڑا۔ مگر شاہجہان نے جب آگرہ چھوڑا اور دہلی آباد کیا تو دہلوی زبان کو عروج ملا۔ تب یہ شاہ جہانی اردو بن گئی۔ اورنگزیب کے زمانے میں اس زبان کو سب سے زیادہ اہمیت ملی اور اس کا نام اردوئے شاہی ملنے لگا۔

اب مسلمان شعراء مثلاً عبدالرحیم خانخاناں نے برج بھاشا کو ترک کر کے اسی اردوئے شاہی کو اپنانا شروع کر دیا۔ یوں شمالی ھند میں اردو کا بیج بویا گیا اور محمد تغلق نے جب شہر ویو گیرنی کو اپنا دارالسلطنت بنایا اور ہر شخص کو دہلی سے دکن جا کر آباد ہونے کا حکم دیا تو مال و اسباب کے ساتھ یہ زبان بھی وہاں گئی۔ دکنی لوگوں نے اس کو اس قدر پسند کیا کہ جلد ہی قبول کر لیا اور یوں دکنی اردو کا باب کھل گیا۔ اس زبان میں تحریریں بھی ملنے لگیں۔

ہر خاص و عام، ولی و صوفی نے اس زبان سے کام لینا شروع کر دیا۔ خدا نے بھی اس کو اپنے فضل سے یوں بخشا کہ اب اس کا ڈنکا تمام جہانوں میں گونجنے لگا ہے اور اہل اردو ببانگ دہل یہ کہنے کے مجاز ہیں کہ ع

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

☆......☆......☆

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تلفظ	معانی
متولی	مُتَوَلّی	انتظام کرنے والا، مہتمم
مثل	مِثُل	مانند، طرح
مثل مقدمہ	مِثُلِ مُقَدَّمَہ	قسم وار کاغذات کا مجموعہ جو ایک جگہ مرتب کیا جائے اور جن کا تعلق کسی مقدمہ یا خاص معاملہ سے ہو، مقدمہ کی کارروائی کے کاغذات جو ایک جگہ منسلک ہوں، روئداد مقدمہ، مقدمے کی فائل۔
مثل خواں	مِثُل خَواں (خواں: تلفظ خاں)	کسی دفتر یا عدالت میں مثلیں پڑھ کر حاکم کو سنانے والا، پیشکار، ریڈر Reader
مثیل	مَثِیل	مانند، نظیر، مثل، ویسا ہی
مثیل انبیاء	مَثِیلِ اَنبِیَاء	انبیاء کی مانند، مثل
مجادلہ	مُجَادَلَہ	مباحثہ، نزاع، بحث و مناظرہ، لڑائی، جنگ، ہنگامہ، باہمی جھگڑا
مجاز اور استعارہ	مَجَازُ اور اِستِعَارَہ	وہ کلمہ یا لفظ یا صورت اظہار جو اپنے حقیقی معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں مستعمل ہو اور دونوں معنوں میں تشبیہ کا یا کسی قسم کا تعلق ہو
مجازی رب	مَجَازِی رَبُ	جو حقیقی رب تو نہ ہو لیکن رب کا لفظ مجازی طور پر اس کے لئے استعمال ہو
مجال	مَجَالُ	طاقت، قدرت، بساط، حوصلہ، مقدور، ہمت
مجانین	مَجَانِین	مجنون کی جمع، دیوانے، پاگل
مجاہدہ	مُجَاهَدَہ	جدوجہد، محنت، مشقت، نفس کشی، ریاضت

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محترم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

قائداعظم محمد علی جناح کے زریں ارشادات کی روشنی میں

پاکستان کی تعمیر، ترقی، کامیابی اور استحکام کے لئے رہنما اصول

پاکستان مسلمانانِ ہند کے لئے عطیہ خداوندی تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح اور اُن کے مخلص و سرگرم ساتھیوں نے مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کی ربانی اور بابرکت بنیاد پر مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھا کرنے میں دن رات ایک کردیا۔ قائداعظم نے مسلمانوں کو ایمان، اتحاد اور تنظیم کے بنیادی اصول پر اس طرح قائم اور مستحکم کردیا کہ انہوں نے انگریز ہندو قوم پرست عناصر اور خاص طور پر ان گنت مخالف نام نہاد مذہبی زعما کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے قائد کی آواز پر لبیک کہا اور آزادی وطن کی منزل کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ قوم کو قائداعظم کی اصول پرستی۔ اولوالعزمی۔ صداقت و دیانت اور اعلیٰ کردار اور اوصاف پر پورا پورا یقین تھا۔ ہم نے یہ واقعہ کئی بار پڑھا ہے کہ قائداعظم ایک عظیم مجمع کے سامنے انگریزی میں تقریر کررہے تھے ایک لکھے پڑھے نوجوان نے دیکھا کہ ایک سفید پوش دیہاتی قائداعظم کی تقریر بڑے انہماک سے سُن رہا ہے۔ اُس نوجوان سے رہا نہ گیا اور اُس نے عمر رسیدہ دیہاتی سے کہا بزرگو آپ قائداعظم کی تقریر اتنے شوق اور انہماک سے سُن رہے ہیں کیا آپ کو قائداعظم کی انگریزی تقریر سمجھ میں آرہی ہے؟ اُس بزرگ دیہاتی نے جواب دیا۔ ''بیٹا! مجھے قائداعظم کی تقریر تو سمجھ میں نہیں آرہی لیکن میں اتنا ضرور سمجھتا ہوں کہ قائداعظم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں۔''

تحریک پاکستان کی چند اہم جھلکیاں

تحریک آزادی ہند اور پھر تحریک پاکستان ایک لمبا اور صبر آزما سفر تھا جس میں بے شمار مشکلات اور نشیب و فراز آئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک آزادی جاری رہی۔ قارئین کرام کے سامنے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کی طویل تاریخ کے چند اوراق پیش کئے جاتے ہیں۔

(ا) معروف علمی شخصیت شوکت شاہ کے مضمون پاکستان کا مطلب کیا؟ سے چند اقتباسات پیش ہیں۔

اپنوں اور غیروں کی مخالفت

ہندوستان میں دو قومیں بستی تھیں۔ ہندو اور مسلم اس میں کوئی چیز بھی مشترک نہ تھی عبادات کلچر، رسومات، رہن سہن حتیٰ کہ خورونوش بھی الگ تھا۔ جب یہ بات واضح ہوگئی کہ انگریز کا جانا ٹھہر گیا ہے۔ صبح گیا کہ شام گیا تو مسلمانوں نے مقدور بھر کوشش کی کہ ملک تقسیم نہ ہو۔ انہیں آہنی تحفظات درکار تھے جس پر ہندو کسی طور راضی نہ ہوئے۔ وہ انہیں عددی اکثریت کے بل بوتے پر سیاسی، سماجی اور معاشی طور پر نیست و نابود کرنا چاہتے تھے۔ چالاک بنئے کے ذہن کو پڑھتے ہوئے اور اس کی چالوں کو سمجھتے ہوئے جب مسلمانوں نے الگ ملک کا مطالبہ کیا تو ہندوؤں نے اس کی مخالفت میں آسمان سر پر اٹھالیا۔ اس کو مجذوب کی بڑ اور دیوانے کا خواب کہا گیا۔........

غیر تو غیر اپنے بھی کسی خوش فہمی یا غلط فہمی کی وجہ سے مخالفت پر اُتر آئے۔ ان میں مولانا ابوالکلام آزاد اور حسین احمد مدنی پیش پیش تھے۔ مولانا آزاد بہت بڑے عالم تھے لیکن ان کی سیاسی سوچ علمی بصیرت کا ساتھ نہ دے پائی۔ قائداعظمؒ انہیں SHOW BOY OF CONGRESS کہا کرتے تھے۔

ہم اپنی راہ بھٹک تو نہیں گئے؟

پاکستان کا حصول مشکل کام تھا جو قائداعظم کی رہنمائی میں ممکن ہوا۔ اس کے لئے مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دیں۔ ایک قلزم خون تھا جسے عبور کر کے ہم آزادی کی منزل تک پہنچے۔ اس راہ میں کئی لوگ سربریدہ ہوئے۔ کئی جوان جسم خاک اور خون میں غلطاں ہوئے۔ ان گنت بوڑھے باپوں کی کمریں کمان بنیں۔ بے نور پتھرائی آنکھوں نے اپنے سہاگ لٹتے دیکھے۔ چار سو رقص ابلیس تھا۔ نفرت، درندگی اور انسانیت سوزی کی ایسی مثال کہیں نہیں ملتی۔

جب ہم اپنا 66واں یوم آزادی منارہے ہیں تو ہمیں خوشی کے ساتھ اپنے اندر جھانکنے کی بھی ضرورت ہے۔ آج جب شہداء کی روحیں اس ملک کو طواف کرتی ہوں گی تو وہ کیا سوچتی ہوں گی؟ اگر وہ خوش ہوتی ہیں تو ہمیں بھی سرور ہونا چاہئے، بالغرض کسی وجہ سے وہ مضطرب اور مضمحل ہیں تو پھر غور ہونا چاہئے کہ ہم سے کوئی کوتاہی تو نہیں ہوئی۔ ہم اپنی راہ سے بھٹک تو نہیں گئے۔ ایک اللہ ایک کتاب اور ایک رسولؐ کو ماننے والے کہیں نفرت اور نفاق کا شکار تو نہیں ہوگئے؟ اسلام تو بھائی چارے، محبت، اخلاص اور رواداری کا مذہب ہے۔ یہ قربانی مانگتا ہے، اپنے نفس کی، اپنی خواہشات کی، اپنے مال کی صراط مستقیم پر چلنا اس کی شرط اولین ہے۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

(نوائے وقت مورخہ 8/اگست 2012ء)

قیام پاکستان کے لئے طالبعلموں کا کردار

صحافی عزیز ظفر آزاد اپنے مضمون ''میں نے پاکستان بنتے دیکھا'' میں نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے زیر اہتمام سابق وفاقی وزیر سرتاج عزیز اور سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر رفیق احمد کے لیکچرز کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

''2/اگست 2012ء کو بزرگ مسلم لیگی اور سابقہ وفاقی وزیر سرتاج عزیز نے اپنے لیکچر میں کہا کہ ملک کو موجودہ بحرانوں سے نکالنے کے لئے تحریک پاکستان والے جذبے کو از سرنو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ تحریک پاکستان میں نوجوانوں نے بالخصوص طلبہ نے قائداعظم کی قیادت میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے بتایا 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی نے پاکستان کے قیام کی راہ ہموار کی۔ اس کامیابی میں طالب علموں بالخصوص اسلامیہ کالج لاہور کے طلبہ نے کلیدی کردار ادا کیا۔......... ڈاکٹر رفیق نے کہا کہ تحریک پاکستان ایک ایسی محیر العقل تحریک تھی جس نے منتشر اور وسائل سے محروم گروہ کو ایک قوم بنا کر آزاد وطن عطا کردیا۔

(نوائے وقت مورخہ 6/اگست 2012ء)

قائداعظم کا عظیم کردار اور عزم صمیم

مضمون نگار منیر احمد خلیل اپنے کالم ''ذرا سوچئے تو'' میں تحریر کرتے ہیں:۔

''قائداعظم محمد علی جناح نے جب مسلمانانِ پاک و ہند کی رہنمائی کے لئے قدم بڑھایا اس وقت ان کی صحت سخت خراب تھی لیکن ان کا عزم صمیم، ان کی قائدانہ بصیرت اور قوتِ فیصلہ کی اصابت اور درستی کا یقین ہوجانے کے بعد اس پر غیر متزلزل انداز میں قائم رہنا اور قومی نصب العین کے حصول کی جدوجہد میں کسی ادنیٰ ذاتی مفاد اور غرض کو حائل نہ ہونے دینا ان کی وہ اعلیٰ صفات تھیں جو ان کی صحت کے اعتبار سے ان کے ضعف اور ناتوانی کو ان کے سیاسی سفر میں آڑے نہ آنے دیا۔ حکمت و قدرت کی یہ صفات ہر دور میں دینی و سیاسی اور عسکری قیادت کا سب سے بڑا ہتھیار رہی ہیں۔''

(نوائے وقت مورخہ 12 جون 2012ء)

قائداعظم پاکستان کو کیسا ملک دیکھنا چاہتے تھے

قدرت نے قائداعظم کو جتنی بھی مہلت دی وہ ملک اور قوم ترقی کے بارے میں برابر کوشاں رہے۔ انہوں نے ملک وقوم کو عظیم سے عظیم تر بنانے کے لئے اپنے خیالات اور رہنما اصولوں کو کھل کر اظہار کیا۔ آیئے اس سلسلہ میں کچھ تفاصیل پڑھتے ہیں:۔

مضمون نگار رانا عبدالباقی اپنے مضمون ایٹمی پاکستان کی یکجہتی کو کس کی نظر لگی ہے؟ میں قائداعظم کے ذکر میں یہ تاریخی حقائق بیان کرتے ہیں؛۔

''آیئے دیکھتے ہیں کہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے موقع پر پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں گڈ گورننس کے حوالے سے کیا ایجنڈا دیا تھا؟ حقیقت یہی ہے کہ قائداعظم نے قانون ساز اسمبلی سے اپنے تاریخ ساز خطاب میں کہا تھا کہ ''(1) میں اپنی پہلی آبزرویشن کے طور پر یہ بتانا چاہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے متفق ہوں گے کہ حکومت کی پہلی ڈیوٹی ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا قیام ہے تاکہ ریاست عوام کی زندگی، پراپرٹی اور مذہبی عقائد کی ادائیگی میں مکمل تحفظ فراہم کرے۔

(2) دوسری بات جو میرے ذہن میں آتی ہے وہ رشوت و کرپشن کے بارے میں ہے جو ریاست کے لئے زہر قاتل ہے اور جسے ہمیں آہنی ہاتھ سے ختم کردینا چاہئے۔ بلیک مارکیٹنگ ایک اور عذاب ہے جو معاشرے کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہے جس کے خلاف مثالی سزائیں تجویز کرنی ہوں گی۔ بات جو میرے ذہن کو مضطرب کرتی ہے وہ اقربا پروری اور ملازمتوں کی شیطانی خرید و فروخت ہے جسے آہنی ہاتھوں سے روکنا ہوگا۔

(نوائے وقت مورخہ 19 جولائی 2012ء)

ذیل میں قائداعظم کے وہ رہنما اصول درج کئے جاتے ہیں جو آپ نے قیام پاکستان کے معاً بعد پاکستانی قوم کو دیئے۔

پاکستان بنانے کا مقصد

پاکستان کومعرض وجود میں لانا مقصودِ بالذات نہیں بلکہ کسی مقصد کے حصول کے ذریعے کا درجہ رکھتا ہے۔ ہمارا نصب العین یہ تھا کہ ہم ایک ایسی مملکت کی تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں ۔ جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں معاشرتی انصاف کے اسلامی تصور کو پوری طرح (نُمو) کا موقع ملے۔

(حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب 11/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت مورخہ 11/اگست 2012ء)

اتحاد۔ایمان اور تنظیم کی اہمیت

مسلمانوں کی نجات ان کے اتحاد ایمان اور تنظیم میں پنہاں ہے اور نیز اس قائد پر کامل اعتماد اور بھروسہ جو گزشتہ دس سال سے مسلمانوں کی خدمت کررہا ہے۔

(بیان فرمودہ 25 جون 1947ء)

(نوائے وقت مورخہ 5 دسمبر 2012ء)

غیر جانبدارانہ سلوک کا آئین

’’اسلام اور اس کے مثالی تصورات نے ہمیں جمہوریت کا درس دیا ہے ۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ہمیں مساوات ، انصاف کا سبق دیا ہے۔ جمہوریت، مساوات آزادی اور غیر جانبداری کی بنیاد پر سب کے ساتھ غیر جانبدارانہ سلوک سے خوف کھانے کا آخر کیا سبب ہوسکتا ہے؟ آیئے اس (پاکستان کے آئین) کی تشکیل کیجیے اور اسے بنا کر دنیا کو دکھا دیجیے۔

(بارایسوسی ایشن سے خطاب کراچی 25 جنوری 1947ء)

سب مذاہب کے لوگوں کا خیر مقدم

ہماری بھاری اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے ہم رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں لیکن اس سے یہ مغالطہ ہرگز پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارا پاکستان کوئی مذہبی ریاست ہے ہم دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں جو خود پاکستان کے وفادار شہریوں کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے رضامند اور تیار ہیں۔

(آسٹریلیا کے لئے ریڈیائی تقریر 19 فروری 1948ء)

(نوائے وقت 15 دسمبر 2012ء)

سب شہریوں کے برابر کے حقوق

’’آپ آزاد ہیں۔آپ کو آزادی ہے کہ اس ریاست پاکستان میں آپ اپنے مندروں میں جائیں ، اپنی مسجدوں میں جائیں یا کسی دوسری عبادتگاہ میں جائیں ۔ یہ بات ریاست کے دائرہ کار میں شامل نہیں کہ آپ کس ذات ، فرقے یا مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہم سب ایک ریاست کے ایسے شہری ہیں جن کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔‘‘

(دستور ساز اسمبلی پاکستان سے خطاب کراچی 11/اگست 1947ء)

(نوائے وقت 8 دسمبر 2012ء)

پاکستان متعصب ریاست نہیں بنے گا

’’پاکستان بہر حال مذہبی ریاست نہیں بنے گا، جس پر تبلیغی ملاؤں کی حکومت ہو۔ پاکستان میں متعدد غیر مسلم بھی بستے ہیں جن میں ہندو ، عیسائی ، پارسی الغرض متعدد مذاہب کے ماننے والے شامل ہیں مگر وہ سب پاکستانی ہیں ۔ ان سب کو کسی بھی دوسرے پاکستانی کے برابر مراعات اور حقوق حاصل ہوں گے جو ان کا جائز حق ہے۔‘‘

(امریکی عوام سے ریڈیو پر خطاب فروری 1948ء)

(نوائے وقت 3 نومبر 2012ء)

مملکت کو خوشحال بنانے کے اہم اصول

’’اگر ہم اس عظیم مملکت پاکستان کو خوش اور خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی پوری توجہ لوگوں اور بالخصوص غیر طبقے کی فلاح و بہبود پر مرکوز کرنی پڑے گی۔ ہر شخص خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں ۔اس کا رنگ، نسل ، مذہب کچھ ہی ہو۔ اوّل وآخر اس مملکت کا شہری ہے۔اس کے حقوق و مراعات اور ذمہ داریاں مساوی اور یکساں ہیں۔

(خطبہ صدارت دستور ساز اسمبلی پاکستان 11/اگست 1947ء)

(نوائے وقت 11/اگست 2012ء)

امن وامان کا قیام

یادرکھئے کہ کسی بھی نوعیت کی ترقی کے لئے ملک میں امن وامان قائم کرنا اور اس کا نفاذ کرنا ناگزیر اور اولین شرط ہے ۔ اسلام کے بنیادی اصول ہر مسلمان پر یہ فرض عائد کرتے ہیں کہ وہ اپنے ہمسائے کی حفاظت کرے اور ذات پات اور مذاہب کی تفریق کے بغیر اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرے۔‘‘

(یونیورسٹی سٹیڈیم میں تقریر، لاہور 30/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت 7 دسمبر 2012ء)

زرعی پیداوار کا صحیح استعمال

پاکستان زرعی اعتبار سے براعظم ایشیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔اگر اس کی زرعی پیداوار کو صنعتوں کے قیام اور فروغ میں بہترین طریقے سے استعمال کیا جائے تو صنعت کے میدان میں پاکستان اپنا سکہ جمالے گا۔‘‘

(چیمبر آف کامرس کراچی 27/اپریل 1948ء)

(نوائے وقت 12 نومبر 2012ء)

تعلیم کی اہمیت

’’ہماری قوم کے لئے تعلیم زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔ دنیا اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ آپ نے خود کو زیور تعلیم سے آراستہ نہ کیا تو نہ صرف یہ کہ آپ پیچھے رہ جائیں گے بلکہ خدانخواستہ بالکل ختم ہو جائیں گے۔ اپنی شاندار روایات کے مطابق زندہ رہیے ان کی عظمت و شوکت میں ایک اور درخشندہ باب کا اضافہ کیجئے۔‘‘

(طلبا سے خطاب لاہور۔30/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت 31/اکتوبر 2012ء)

تجارت اور صنعت و حرفت کے میدان

’’ہمارے جوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے بعد تجارت ، کاروبار اور صنعت وحرفت کے میدان میں داخل ہونا چاہئے ، ہمیں سُرعت سے بدلتی دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا ہے۔‘‘

(کل پاکستان تعلیمی کانفرنس 27 نومبر 1947ء)

(نوائے وقت 19/اپریل 2012ء)

عالمی منڈی میں پاکستان کا معیار

تجارت پیشہ حضرات کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جائے گا اور وہ اپنی دولت وثروت کو مزید ترقی دیتے ہوئے اپنی یہ سماجی ذمہ داری نہیں بھلائیں گے کہ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ انصاف کیا جائے ۔ میری خواہش ہے کہ پاکستان عالمی منڈیوں میں معیار اور عمدگی کی مثال کی حیثیت سے مانا جائے۔خدا کرے آپ ایک سچے پاکستانی کی حیثیت سے پاکستانی کی تعمیر نو کریں اور اسے اقوام عالم کی صف میں طاقتور اور شاندار مقام دلائیں۔‘‘

(کراچی چیمبر آف کامرس ایوان تجارت سے خطاب 27/اپریل 1948ء)

(نوائے وقت 11 دسمبر 2012ء)

معدنی دولت سے مالا مال

’’قدرت نے پاکستان کو بے حدو حساب معدنی دولت سے نوازا ہے اور وہ زمین کے نیچے پڑی انتظار کررہی ہے کہ اسے کھود کر استعمال میں لایا جائے۔‘‘

(امریکی لوگوں سے خطاب، انٹرویو۔فروری 1948ء)

(نوائے وقت 24 نومبر 2012ء)

خدمت اور قربانی کا جذبہ

’’کوئی شاندار کارنامہ سرانجام دینے کے لئے اور ملک کی قومی زندگی میں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے خدمت، تکلیف اور قربانی بنیادی تقاضے ہیں۔‘‘

(راجندر پرشاد کی ایک پیشکش کے جواب میں 26 جولائی 1937ء)

(نوائے وقت 11 دسمبر 2012ء)

ایک دوسرے پر اعتماد کرو، ایک دوسرے سے تعاون کرو، پاکستان کو صحیح معنوں میں خوشحال، متحد اور طاقتور بنانے کے لئے اگر ضرورت پڑے تو دن رات کام کرو۔‘‘

(کراچی کلب 9/اگست 1947ء)

(نوائے وقت 3 نومبر 2012ء)

افسران حکومت اور افواج پاکستان کے لئے زریں ہدایات

’’آپ پاکستان کے خادم ہیں ، خادم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے صرف خدمت کر کے ہی عہدہ برآ ہو سکتے ہیں ۔ اگر آپ بھی کسی شخص یا کسی ادارے یا تنظیم سے معاملہ کرتے وقت صبرو تحمل سے کام لیں تو بالآخر آپ فائدے میں رہیں گے۔

(افسرانِ حکومت سے خطاب ، چٹا گانگ 25 مارچ 1948ء)

(نوائے وقت 11 جون 2012ء)

’’کبھی نہ بھولئے کہ اتحاد میں بڑی برکت ہے اپنی رجمنٹ پر فخر کیجئے ۔اپنی کور اور اپنے ڈویژن پر فخر کیجئے ۔اپنے پاکستان پر فخر کیجئے ۔ نہ صرف فخر بلکہ خود کو وقف کردیجئے ۔ پاکستان کو آپ پر اعتماد ہے۔

(بری فوج کے جوانوں سے خطاب 3/اپریل 1948ء)

(نوائے وقت 20/اکتوبر 2012ء)

’’الفاظ کی اتنی قدر و قیمت نہیں جتنی افعال کی ہوتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ جب آپ کو پاکستان کے دفاع ،قوم کی سلامتی اور حفاظت کے لئے پکارا

جائے گا تو آپ اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق شاندار کارناموں کا مظاہرہ کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی عظیم قوم کی عظمت اور وقار کو برقرار رکھیں گے۔

(پنجاب مشین گن رجمنٹ پشاور کراچی 15/اپریل 1948ء)

(نوائے وقت مورخہ 25/اکتوبر 2012ء)

''اس مشینی دور میں جبکہ انسان کی گمراہ ذہانت ہر روز تباہی بربادی کے نئے انجن ایجاد کرتی ہے، آپ کو زمانے کے مطابق چلنا پڑے گا۔ اس لئے نہیں کہ ہم اپنے کسی پڑوسی کے خلاف بُرے عزائم رکھتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ہماری سلامتی کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہم کمزور نہ رہیں، کوئی ہم پر اچانک حملہ نہ کرسکے۔''

(بری فوج کے جوانوں سے خطاب، کراچی 21 فروری 1948ء)

(نوائے وقت 18/اکتوبر 2012ء)

''خدا نے ہمیں یہ سنہری موقع عطا کیا ہے کہ ہم ثابت کر دکھائیں کہ ہم واقعی ایک نئی مملکت کے معمار ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ خدارا کہیں لوگ ہمارے متعلق یہ نہ کہیں کہ ہم یہ بار اٹھانے کے قابل نہیں تھے۔''

(افواج پاکستان کے افسران سے خطاب، کراچی، 11/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت 12/اکتوبر 2012ء)

قائداعظم کے ارشادات آئندہ کے لئے بھی مشعل راہ ہیں

آپ نے مختلف میدانوں اور شعبوں میں قوم وملک کی کامیابی وترقی کے لئے قائداعظم کی بیان کردہ قیمتی ہدایات اور رہنما اصولوں کو غور سے پڑھ لیا ہے۔ اس سے ہر باشعور اور مثبت سوچ رکھنے والا شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ قائداعظم اپنی قوم اور ملک کو اقوام عالم میں اہم اور کامیاب مقام دلوانے میں کس قدر دلچسپی رکھتے تھے اور کتنے گہرے تفکر سے انہوں نے ہر جہت میں قوم اور ملک کی رہنمائی اور خیر خواہی کے لئے اہم نکات اور حل تجویز کئے ہیں۔ قائداعظم کے ان رہنما اصولوں اور اقوال کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آزادانہ طور پر بڑے طمطراق اور جذبہ سے سیاست کے میدان میں اُترے اور پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی تو قومی مسائل کے حل کے لئے اہم بیان دیا۔ رانا عبدالباقی اپنے مضمون ایٹمی پاکستان کی یکجہتی کو کس کی نظر لگی ہے؟ میں لکھتے ہیں۔

''قومی مسائل کو حل کرنے کے لئے مشعل راہ ہمارے قائداعظم کے اقوال و ارشادات ہیں جو ہمارے لئے ہمیشہ ہی مشعل راہ رہیں گے۔ اس ملک کے عوام اِس امر کا تہیہ کرچکے ہیں کہ وہ اس جذبے اور روح کو زندہ کر کے رہیں گے جو ہمیں قائداعظم محمد علی جناح نے عطا کی تھیں۔ معاشرے میں رشوت ستانی، نفسانفسی اور کنبہ پروری کا اِس قدر دور دورہ ہے کہ ہماری اخلاقی اور سماجی اقدار تیزی سے پستی کی طرف جاری ہے۔ لوگوں میں بددلی اور مایوسی پھیل رہی ہے اور حکومتی نظم ونسق سے عوام کا اعتماد اٹھ گیا ہے خصوصاً غریبوں اور محنت کش طبقوں کے حقوق وامنگوں کو بیدردی سے کچلا گیا ہے۔ نوکر شاہی اور حکومتی اہلکار لوگوں کی بہبود کی طرف توجہ دینے کے بجائے ملک میں سیاسی کشمکش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آزاد ملک کے خادم بننے کی بجائے حاکم بن چکے ہیں جس کا تدارک کیا جانا چاہئے۔

اس بیان کو درج کرنے کے بعد مضمون نگار رانا عبدالباقی رقمطراز ہیں:

''قارئین جانتے ہیں کہ حکمرانوں نے نہ صرف بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے ایجنڈے کو پس پشت ڈالتے ہوئے بلکہ پیپلز پارٹی کے بانی چیئر مین ذوالفقار علی بھٹو کی خواہشات کے برخلاف کام کرتے ہوئے قوم کو ایک ایسے ہیجان میں مبتلا کر دیا ہے جس کے باعث قوم ایک بندگلی میں پہنچ چکی ہے۔''

(نوائے وقت مورخہ 19 جولائی 2012ء)

قائداعظم کے ارشادات کی روشنی میں مشکلات کا حل

''پاکستان کی خارجہ پالیسی کی کلید یہ ہوگی کہ دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات ہوں ہم پوری دُنیا میں امن کے تمنائی ہیں۔ عالمی امن قائم کرنے کے لئے اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق اپنے حصے کا کردار خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔''

(پریس کانفرنس، 14 جولائی 1947)

(نوائے وقت 17 مارچ 2012ء)

''آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے۔ آزادی سے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اب یہ ضروری ہوگیا ہے کہ آپ ایک منظّم ومنضبط قوم کی طرح کام کریں۔''

ڈھاکہ یونیورسٹی 26 مارچ 1948ء۔

(نوائے وقت 15/اکتوبر 2011ء)

''پاکستان کے دشمن پاکستان کے قیام کو روکنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد اپنی شکست سے پریشان ہوکر، اب مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اس مملکت میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کوششوں نے اب صوبہ پرستی کو ہوا دینے کی صورت اختیار کرلی ہے۔''

ڈھاکہ۔ 31 مارچ 1948ء۔

(نوائے وقت 2/اکتوبر 2012ء)

''بلوچستان آزاد اور بہادر انسانوں کی سرزمین ہے اس لئے آپ کی نظروں میں قومی آزادی، عزت اور طاقت کے الفاظ کی خاص قدر و قیمت ہونی چاہئے۔ یہ ملکی اور غیر ملکی کی باتیں نہ ملک کے لئے مفید ہیں نہ آپ کے شایانِ شان ہیں۔ اب ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہم نہ بلوچی ہیں، نہ پٹھان، نہ سندھی ہیں، نہ بنگالی، نہ پنجابی۔ ہم صرف پاکستانی کہلانے پر فخر محسوس کریں۔

(کوئٹہ میں شہری سپاسنامہ کو جواب دیتے ہوئے۔ 15 جون 1948ء)۔

(نوائے وقت 11 مارچ 2012 ء)

''یاد رکھئے کہ جو حکومتیں عوام کے اعتماد اور مرضی پر قائم نہ ہوں وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتیں۔ جمہوریت مسلمانوں کی رگ وپے میں موجود ہے اور ہم نے ہمیشہ مساوات، اخوت اور استقلال کو پیش نظر رکھا ہے۔ اسلام میں کوئی ایسا موقع محل نہیں ہے جہاں کوئی فردِ واحد اپنی من مانی کرسکے۔

(میمن چیمبر آف کامرس، بمبئی۔ 27 مارچ 1947ء)

(نوائے وقت 2 نومبر 2011ء)

''ہمارے دشمنوں کی خواہشوں اور ہتھکنڈوں کا بہترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنے پاکستان کی تعمیر کے لئے عزم صمیم کرلیں۔ ایک ایسی اچھی اور عظیم مملکت جو ہماری آپنوالی، نسلوں کے رہنے، کے قابل ہو۔ اس شاندار نصب العین کا تقاضا ہے کام، کام اور کام۔

(افواج پاکستان کے افسران سے خطاب۔ کراچی۔ 11/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت 13/اکتوبر 2010ء)

''ہمارے دشمنوں کی خواہشوں اور ہتھکنڈوں کا بہترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنے پاکستان کی تعمیر کے لئے عزم صمیم کرلیں۔ ایک ایسی اچھی اور عظیم مملکت جو ہماری آنیوالی نسلوں کے رہنے کے قابل ہو۔ اس شاندار نصب العین کا تقاضا ہے کام، کام اور کام۔

''پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا تاہم دو آزاد، مساوی اور خودمختار مملکتوں کی حیثیت میں ہم بھارت سے دوستی یا معاہدہ کرنے پر ہمیشہ تیار ہیں۔ جس طرح کہ ہم دنیا کے اور ملکوں سے معاہدے کرسکتے ہیں۔

(رائٹر کے نمائندے سے انٹرویو 25/اکتوبر 1947ء)

(نوائے وقت 27 ستمبر 2012ء)

''اے خادمان اسلام، اپنی ملت کو اقتصادی، سیاسی، تعلیمی اور معاشرتی تمام پہلوؤں سے منظّم کرو، پھر دیکھو گے کہ تم یقیناً ایک ایسی قوت بن گئے ہو۔ جس کا لوہا ہر شخص تسلیم کرے گا۔

(اجلاس مسلم لیگ لاہور 23 مارچ 1940ء)

(نوائے وقت 17 مارچ 2012ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائداعظم اپنے عظیم کردار۔ سچے اقوال اور مستقل حیثیت کے رہنما اصولوں کی بدولت تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ و پائندہ رہیں گے۔

کہنے کو اب نہیں ہے محمد علی جناح
لیکن یہیں کہیں ہے محمد علی جناح

بقیہ صفحہ 6

مٹاپا بیماری اور علاج

سائنسدان ہیں انہوں نے جین ٹارگٹنگ ٹیکنالوجی کے طریقے کی مدد سے انسانی جین کے ان حصوں کو ٹارگٹ کیا ہے جو صرف صحت میں بہتری پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں اس طرح سے ان کی یہ ادویات انتہائی طور پر محفوظ ہیں اور دوسری عام ادویات کی طرح انسانی جسم میں کوئی بھی مضر صحت اثرات پیدا نہیں کرتیں۔

مثال کے طور پر جو دوا ڈاکٹر پیٹر نے وزن کم کرنے کے لئے بنائی ہے وہ دوا جیسا کہ اوپر مضمون میں بیان کیا گیا ہے انسانی جسم میں اے ڈی پی جین کے عمل کو بڑھا کر جسم میں چربی کو جمع نہیں ہونے دیتی اور اس کے ساتھ ساتھ اسی دوا میں ایل ای پی جین کو بھی ٹارگٹ کیا گیا ہے جس کی مدد سے جسم میں جمع شدہ زائد چربی کو توانائی میں تبدیل کرنے کے عمل کو موثر بنایا گیا ہے اس طرح سے مٹاپے جیسے مسئلے کو صحیح طور پر نہ صرف حل کیا ہے بلکہ علاج بھی ایسا تجویز کیا ہے جو نہایت قدرتی ہے اور اس کا انسانی صحت پر کسی قسم کا بھی مضر صحت اثر نہیں پڑتا۔

اپنی ان ادویات کو ڈاکٹر پیٹر نے ہومیووائٹیلیٹی (HOMEOVITALITY) کا نام دیا ہے ابھی تک ہومیووائٹیلیٹی کی چار ادویات منظر عام پر آچکی ہیں جن میں سپر ویٹ لوسس، سپر ہارٹ، سپر سٹرونگ بونز اور سپر آئی کیو شامل ہیں مزید ادویات جن پر کام ہو رہا ہے ان میں مردوں کا گنجاپن اور ہر طرح کے اندرونی اور بیرونی زخموں کو مندمل کرنے کے لئے ادویات شامل ہیں۔

کیونکہ یہ نہ تو ایلوپیتھک کی ادویات ہیں اور نہ ہی یہ جڑی بوٹیوں کا مرقع ہیں بلکہ یہ سادہ طور پر ڈی این اے مالیکولز ہیں جو ہمارے جسم میں داخل ہوکر اس جین کو ٹارگٹ کرتے ہیں جن کے لئے انہیں بنایا گیا ہے۔

یہ تمام ادویات ہر عمر کے افراد استعمال کرسکتے ہیں اور یہ ادویات انتہائی محفوظ اور انسانی جسم پر ہونے والے ہر طرح کے بداثرات سے پاک ہیں اس لئے ان تمام ادویات کو بوقت ضرورت اکٹھا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان ادویات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے یا ان کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں www.homeovitality.co.uk۔

اس مضمون پر مزید جاننے کے لئے آپ اس ای میل پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

saqib@wellnesshp.com

مکرم ثاقب رشید صاحب (ہومیوپیتھ)

مٹاپا۔ بیماری اور اس کا جدید بے ضرر علاج

بہت سے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ اگر ان کا وزن بڑھ گیا ہے تو وہ کسی بھی طرح سے جلداز جلد وزن کم کر کے دبلے پتلے ہو جائیں وزن کم کرنے کے لئے جسم میں زائد چربی جو کہ روزانہ معمول کی زندگی کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے جسم میں جمع ہو جاتی ہے کو کم کرنا یا ختم کرنا ازحد ضروری امر ہے۔ جسم میں جمع چربی کو کم کرنے کے لئے یا تو ورزش کرنا پڑتی ہے یا پھر خوراک میں کمی اور یا پھر دونوں طریقے استعمال کرنا پڑتے ہیں۔ لیکن بعض افراد اپنی کمزور صحت کی وجہ سے روزانہ ورزش نہیں کر سکتے اور بعض افراد جنہیں کھانے کا چسکا ہو وہ اپنی خوراک میں کمی نہیں کر سکتے۔ جسم سے زائد چربی کو کم کرنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں جن میں آپریشن کے ذریعے جسم سے زائد چربی کے ذخائر سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے مگر آپریشن کروانے کے لئے بھی تو ہمت چاہئے اور یا پھر طرح طرح کی نقصان دہ ادویات استعمال کر کے وزن کو کم کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا طریقوں کے استعمال میں جو رکاوٹیں اور خطرات حائل ہوتے ہیں ان سب سے ہر شخص واقف ہے اس لئے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ ''سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے'' ایسا طریقہ جاننے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ بھوک رکھ کر کھانا اور ہلکی پھلکی ورزش کرنا صحت کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے اس کے بغیر آپ جو بھی طریقہ وزن کم کرنے کے واسطے اپنائیں گے اس میں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔

کسی بھی مرض کے علاج سے پہلے مرض کو سمجھنا بہت ضروری امر ہوتا ہے اس لئے علاج بتانے سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مٹاپے کے مرض کے بارے میں قارئین کو یہ بتاؤں کہ مٹاپا ہوتا کیوں ہے؟ کیا یہ صرف زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے؟ جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اردگرد ایسے لوگ بھی تو ہیں جو جتنا چاہے کھالیں وہ موٹے نہیں ہوتے۔ نہ تو ایسے لوگوں کو کوئی ورزش کرنی پڑتی ہے اور نہ ہی وہ اپنی خوراک کا خیال رکھتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ زیادہ کھانا ہی صرف وزن کے بڑھنے کا سبب نہیں ہوتا بلکہ درپردہ کچھ ایسا ضرور ہے کہ زیادہ خوراک کے استعمال سے بعض لوگوں کا تو وزن بڑھ جاتا ہے اور بعض لوگوں کا وزن نہیں بڑھتا اس راز کو جاننے کے لئے آپ سب کو بائیو جنیٹکس سائنس کی ان جدید تحقیقات کے بارے میں مطلع کرتا ہوں جس کو جاننے کے بعد مٹاپے کے مرض کو سمجھنا آپ کے لئے آسان ہو جائے گا اور جب اس کا علاج پتہ چلے گا تو مجھے امید ہے کہ آپ اس علاج سے بھی متفق ہوں گے۔

صدیوں پہلے جب انسان کے پاس خوراک وافر مقدار میں نہیں ہوتی تھی اس وقت قدرتی طور پر اس دور کے انسان کے جینز میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوگئی جس کی وجہ سے انسانی جسم میں چربی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھ گئی اور اس طرح سے جسم میں یہ زائد چربی اس وقت کے انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہوئی اور اس طرح سے جسم میں اس زائد چربی کی بدولت وافر خوراک نہ ہونے کے باوجود اس دور کا انسان لمبا عرصہ زندگی گزارنے کے قابل ہوگیا۔

مگر آج کے دور میں حالات بالکل بدل چکے ہیں اب ہمیں خوراک وافر مقدار میں آسانی سے دستیاب ہے اس لئے صدیوں پہلے قدرتی طور پر جو تبدیلی انسان کی جین میں واقع ہوئی تھی اب ضروری ہے کہ اس تبدیلی کو ختم کیا جائے تاکہ ہمارے جسم میں چربی جمع نہ ہو سکے اور ہم مٹاپے جیسے مسئلے سے دوچار ہونے سے بچ سکیں دوسری طرف یہ بھی ضروری ہے کہ جو چربی ہمارے جسم میں پہلے سے جمع ہوگئی ہے وہ توانائی کی صورت میں ہمارے جسم میں استعمال ہو کر جسم سے خارج ہو سکے۔

ہر پڑھنے والے کو ابھی تک تو یہ سب ایک جادوئی کہانی لگ رہی ہوگی مگر یہ حقیقت ہے کہ بائیو جنیٹک سائنس نے مٹاپے کے مسئلے کو اب جس طرح سے پیش کیا ہے۔ اس سے پہلے یہ مسئلہ کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ بھی پہلے کبھی تجویز نہیں ہوا۔ یہاں پر دلبرداشتہ ہو کر مضمون کو پڑھنا نہ چھوڑ دیں کہ سائنس کی بات ہے شائد سمجھ نہ آئے مگر سائنس کی مشکل باتوں کو میں آپ کے لئے نہایت آسان الفاظ میں بیان کروں گا۔

اس سے پہلے کہ میں مزید بیان کروں یہاں پر میں اب تک بیان کئے گئے اہم نکات کو لکھ دیتا ہوں۔

1۔ مٹاپا زیادہ کھانے کی وجہ سے نہیں ہوتا کیونکہ بعض لوگ بہت زیادہ بھی کھالیں ان کا وزن نہیں بڑھتا۔

2۔ ورزش کرنا، کم کھانا آپریشن کے ذریعے جسم کی زائد چربی نکلوانا یا خطرناک ادویات کے استعمال سے وزن کو کم کرنا اتنا آسان نہیں جتنا دکھائی دیتا ہے۔

3۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مناسب ورزش کرنا اور کم کھانا صحتمند رہنے کے لئے اور وزن کم کرنے میں مددگار تو ثابت ہوتے ہیں مگر اس کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے جو کہ ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔

4۔ کیا ہی بہتر ہو کہ معمولی ورزش کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا وسیلہ دستیاب ہو کہ بھوک بھی کم لگے اور جسم کی زائد چربی بھی ختم ہو کر مفید توانائی کی شکل میں ہوتی رہے۔

مندرجہ بالا چار نکات میں سے چوتھا نکتہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

آج سے پچاس سال قبل ایک خاتون سائنسدان ونفرڈ ڈوائن تحقیق کے سلسلے میں ان جینز کا مطالعہ کر رہی تھی جو جانداروں میں پائے جاتے ہیں اور قحط سالی کے دور میں ان کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس نے اپنی تحقیق میں یہ نہایت اہم بات بیان کی کہ یہ جینز قحط سالی والے علاقوں میں رہنے والے جانداروں میں پائے جاتے ہیں اور ان کی بدولت یہ جاندار اپنے جسموں میں چربی کو ذخیرہ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اپنی تحقیق کے دوران نائیجیریا میں اس نے ایسی مکھیاں مشاہدہ کیں جو غیر معمولی طور پر موٹی تھیں ان مکھیوں کے جینیاتی مطالعے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ایسی ہر مکھی کے جین میں ایک ایسا نقص واقع ہوگیا تھا جو بعض دوسری مکھیوں میں نہیں تھا اور اس ناقص جین کو اس نے اے ڈی پی (ADP) جین کا نام دیا۔ اب تک یہ جین مختلف اقسام کے جانداروں میں پایا جاچکا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اے ڈی پی (ADP) جین کے عمل میں سستی کی وجہ سے جسم میں چربی جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے اور یہی جین کی خرابی دراصل جسم میں چربی کے اضافے اور وزن کے بڑھنے کا سبب بنتی ہے۔

2003ء میں یہی اے ڈی پی (ADP) جین انسانوں میں بھی دریافت ہوا لیکن اس وقت یہ بات ثابت نہیں کی جاسکی کہ آیا یہی اے ڈی پی (ADP) جین انسانوں میں بھی چربی ذخیرہ کر کے مٹاپا پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ معمہ ٹافٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے کچھ سالوں کے بعد حل کر دیا انہوں نے تجربات سے یہ بات ثابت کر دی کہ اے ڈی پی (ADP) جین سب انسانوں میں پایا جاتا ہے اور انسانوں کی کثرت میں یہ جین وراثتی طور پر ''کاہل'' ہے یعنی کہ انسانی جسم میں اس جین کے کاہلی کی وجہ سے چربی ذخیرہ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ انسانوں میں اسی اے ڈی پی (ADP) جن کو WDTC1 جین کہا جاتا ہے۔

تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ ایک دوسرا جین ایل ای پی (LEP) ہمارے جسم میں زائد چربی کو توانائی میں تبدیل کرواتا ہے اور اس طرح سے زائد چربی کا ذخیرہ ہمارے جسم میں نہیں ہونے دیتا۔ اس ایل ای پی (LEP) جین میں خرابی کی وجہ سے نہ صرف چربی توانائی میں نہیں بدلتی بلکہ ایسے افراد جن کے جین میں خرابی ہو ان کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اور زیادہ آسانی سے ہڈیوں کے فریکچر کا شکار ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف یہی جین کی خرابی ذیابیطس کے ہونے کے امکانات کو قابل ذکر حد تک بڑھا دیتی ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری اور ذیابیطس کے مسئلے پر مختصراً عرض کردوں کہ ایل ای پی (LEP) جین ایک پروٹین لیپٹین (LEPTIN) بناتا ہے تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ پروٹین ہڈیوں کو مضبوط رکھنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے جس کی وجہ سے ہڈیاں نہ صرف مضبوط ہوتی ہیں بلکہ ادھیڑ عمر میں ہڈیاں فریکچر سے محفوظ رہتی ہیں عورتوں کی سن یاس (جب ان کا ماہواری کا ماہانہ نظام ختم ہو جاتا ہے) کی عمر میں بھی یہی پروٹین ہڈیوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مٹاپا اور ذیابیطس کے مرض کا آپس میں گہرا تعلق ہے مگر اب راک فیلر یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے تحقیق سے یہ بات ثابت کی ہے کہ مٹاپا ہونے کے باوجود اگر ذیابیطس کا مرض ہو تو اسے لیپٹین پروٹین کی مدد سے درست کیا جاسکتا ہے۔

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وزن کو کم کرنے کا ایک نہایت اعلیٰ اور اچھوتا طریقہ بھی دستیاب ہے وہ یہ کہ ہر وہ انسان جو مٹاپے جیسے مسئلے سے دوچار ہے اس کے نااہل اے ڈی پی جین کو کارآمد اے ڈی پی جین میں تبدیل کر دیا جائے۔ کہنے کو تو یہ بہت پیچیدہ کام دکھائی دیتا ہے مگر بائیو جنیٹکس کے مشہور و معروف سائنسدان ڈاکٹر پیٹر ایچ کے نے ایک نہایت انوکھے طریقے کی مدد سے نااہل اے ڈی پی جین کو کارآمد اے ڈی پی جین میں تبدیل کر کے نہ صرف مٹاپے جیسے مسئلے کا کامیاب علاج دریافت کیا ہے بلکہ انہوں نے یہی طریقہ استعمال کر کے بہت سی اور بیماریوں کے لئے بھی ادویات بنائی ہیں جن میں بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں، ہڈیوں کی مضبوطی اور یادداشت کو بڑھانے کے لئے ادویات شامل ہیں۔ یہ ادویات نہ صرف ان بیماریوں میں بطور علاج کام آتی ہیں بلکہ اپنے کثیر الجہتی اثر کے سبب یہی ادویات بلڈ پریشر، عورتوں کی چھاتی کے کینسر، ذیابیطس، تھائیرائیڈ گلینڈ کی بیماری، آرتھرائٹس جیسے مسئلہ میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر پیٹر انگلینڈ کے ایک بائیوجنیٹکس

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

بیگم محترم صاحبزادہ مرزا فہیم احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب مقیم جرمنی کے ایک گھٹنے کا آپریشن جرمنی میں ہوا ہے۔ آپریشن اللہ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار کی خالہ محترمہ ناصرہ قمر درانی صاحبہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ پیٹ میں ٹیومر کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم انہیں جلد از جلد شفایاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم آصف محمود احمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے کزن مکرم رحمت اللہ صاحب آف شیخوپورہ کی ٹانگ موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی اور ریڑھ کی ہڈی کے دو مہرے بھی شدید متاثر ہوئے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں اور آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام مشکلات دور فرمائے اور ان کا کامیاب آپریشن ہو اور جلد صحت یاب ہو جائیں۔

ولادت

مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن اگوکی سیالکوٹ تحریر کرتی ہیں۔

محسن بشارت بٹ صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے 18/اکتوبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرید احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم بشارت احمد بٹ صاحب صدر جماعت اگوکی سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ملک مطیع اللہ صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم اکرام علی شاکر صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذیشان احمد ابن مکرم لئیق ارشد صاحب کو ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب آمین مورخہ 10/اکتوبر 2013ء کو منعقد ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید قرآن کریم کے علوم عطا کرے۔ اور ہم سب کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم اکرام علی شاکر صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 121 گھوکھوال ضلع فیصل آباد کے بچوں ریحان احمد، سبحان احمد، ذہاب احمد، وقار احمد اور علینہ عمران نے مختلف مقامات پر جاری 5 کلاسز سے مستفید ہوتے ہوئے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 25 ستمبر 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی کل حاضری 107 تھی جس میں والدین کے علاوہ خدام نے بھی شرکت کی۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا، انعامات دیئے اور دعا کروائی۔ اللہ ہم سب کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد کلیم صاحب معلم وقف جدید چک 35 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27 ستمبر 2013ء کو چک 35 شمالی ضلع سرگودھا میں جری اللہ واقف نو ولد مکرم ملک نصیر احمد صاحب کی تقریب آمین کے موقع پر محترم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم سنا اور محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب صدر جماعت چک 35 شمالی ضلع سرگودھا نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ دفتر مصباح لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب اور بہو مکرمہ سندس احمد صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے 26/اکتوبر 2013ء کو بیٹی دُرِعدن فہمیدہ عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم مشہود احمد صاحب ولد مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب اور مکرمہ آصفہ مشہود صاحبہ بنت مکرم محمد اسحٰق خان صاحب کی نواسی ہے۔ اور والد کی طرف سے محترم چوہدری محمد صدیق صاحب اور مکرمہ صفیہ ثاقب صاحبہ مرحومہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی صحت وسلامتی درازی عمر، نیک خادمہ دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ نعیمہ حمید صاحبہ محاسبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ضیاء اللہ خان صاحب مکینیکل انجینئر مقیم برسبن آسٹریلیا ابن مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام عبیرہ عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منور احمد شرما صاحب برسبن آسٹریلیا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت وسلامتی والی، درازی عمر والی، نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم ملک منظور احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ الشافی فائزہ صاحبہ اہلیہ مکرم فائز احمد صاحب درانی جرمنی ابن مکرم مبارک احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے 13/اکتوبر 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام شازمین درانی تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم محمد شریف صاحب درانی واقف زندگی کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والی، نیک، صالحہ اور خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ 121 ج۔ب گوکھووال)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ 121 ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد کو مورخہ 22 ستمبر 2013ء کو سالانہ تربیتی پروگرام کی تقریب تقسیم انعامات کروانے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 10 علمی تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر انگلش، ندا، دینی معلومات، مشاہدہ معائنہ، بیت بازی، حاضری نماز باجماعت، پیغام رسانی، دوڑ، لانگ جمپ، کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، بیڈمنٹن، کرکٹ اور فٹ بال کے مقابلہ جات شامل تھے۔ اجلاس کی صدارت مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی۔ آپ نے پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اور صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کا پیغام پڑھا۔ دعا سے تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم بدر احمد شعیب صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ عنبرین مسعود صاحبہ بنت مکرم طیب مسعود صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کے ساتھ 2 لاکھ روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کو بیت المبارک میں فرمایا۔ دلہا محترم حاجی فتح محمد صاحب مرحوم آف پنجند کا پوتا اور محترم میاں احمد صاحب آف پنجند کا نواسا ہے۔ دلہن مکرم مسعود بھٹی صاحب آف مسعود آباد ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ 2 نومبر کو تقریب رخصتانہ ہوئی اور 3 نومبر کو دفاتر انصار اللہ کے لان میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم سید خالد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 نومبر 2013ء

1:15 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:05 am	حضورانور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاءمع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب 15 جون 1996ء
4:05 pm	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔

گل احمد، نشاط، اتحاد اور فردوس کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: 92-47-6213312

ربوہ آئی کلینک میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں

- کوالیفائیڈ میل نرس / فی میل نرس جو کلینک اور تھیٹر کا کام جانتے ہوں۔
- کلینک اور تھیٹر میں صفائی کیلئے خاتون

برائے رابطہ: 0476211707,6214414
03017972878

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔نومبر

طلوع فجر	5:12
طلوع آفتاب	6:35
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

Skylite .communications

STAFF REQUIRED

Minimum Graduate Required with Computer Knowledge

JOB OPPORTUNITY	SALARY
PHP Developer	Rs. 30,000
Senior Web Developer	Rs. 20,000
Manager Sales & Marketing	Rs. 35,000
Sales Representative (Online Marketing)	Rs. 15,000

Send your CV to: jobs@skylite.com
SKYLITE COMMUNICATIONS
Gol Bazar Rabwah First Floor Bank Al-Falah Phone: 0476215742

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس

چکن بریزہ وول + مرینہ + جرمن اتحاد لیلن، اتحاد کاٹن 3P-4P بے بی پرنٹ کاٹن + لیلن شرٹ اور شال کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ

پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ

(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)

ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔

- نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔

منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

طیب احمد
(Regd.) **First Flight** COURIERS

انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین سروس پک اپ کی سہولت موجود ہے

الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10